از عدالت الاعظمیٰ

کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی

بمقابلہ

میسرز دوارکا داس کھیتان اینڈ کو۔

(جے۔ایل۔کپور، ایم۔ہدایت اللہ اور جے۔سی۔شاہ، جسٹسز)

انکم ٹیکس۔ پارٹنرشپ فرم بشمول نابالغ، اگر رجسٹر کیا جا سکتا ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (110/922)، دفعہ 26A۔ انڈین پارٹنرشپ ایکٹ، 1932، (IX آف 1932)، دفعہ 30۔

شراکت میں داخل ہونے والے افراد میں سے ایک نابالغ تھا اور شراکت داری کے آلے میں اسے دوسرے بالغ شراکت داروں کے ساتھ مساوی حقوق اور ذمہ داریوں کے ساتھ مکمل شراکت دار کے طور پر بیان کیا گیا تھا۔شراکت داری کی ڈیڈ جس پر نابالغ نے دستخط کیے تھے رجسٹریشن کے لیے رجسٹرار آف فرمز کے سامنے پیش کیا گیا اور اس نے ایک سرٹیفکیٹ دیا جس میں نابالغ کو ایک مکمل پارٹنر کے طور پر دکھایا گیا نہ کہ صرف شراکت کے فوائد کے حقدار کے طور پر۔تاہم، انکم ٹیکس آفیسر نے انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 26A کے تحت فرم کو رجسٹر کرنے سے انکار کر دیا اور ان کے فیصلے کو انکم ٹیکس حکام اور انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے برقرار رکھا۔ہائی کورٹ نے ٹریبونل سے اختلاف کیا اور کہا کہ فرم کو رجسٹر کیا جانا چاہیے۔کمشنر آف انکم ٹیکس کی اپیل پر،

دفعہ 26A کے تحت وضع کردہ قواعد بالکل واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ ایک نابالغ جو شراکت داری کے فوائد میں داخل ہے اسے رجسٹریشن کے لیے درخواست پر دستخط کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔قانون تمام شراکت داروں سے درخواست پر دستخط کرنے کا تقاضا کرتا ہے، اور اگر تعریف کو انتہائی حد تک لے جایا جائے، تو ایک نابالغ بھی جو شراکت کے فوائد میں داخل ہے ایسی درخواست پر دستخط کرنے کا اہل ہوگا۔تعریف نابالغ کو ایک ساتھی کے طور پر برتاؤ کر کے اسے مساوی فوائد فراہم کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔لیکن یہ ایک نابالغ کو ایک قابل اور مکمل پارٹنر نہیں دیتا۔اس مقصد کے لیے، انکم ٹیکس ایکٹ میں تعریف کے علاوہ، شراکت داری کے قانون پر غور کیا جانا چاہیے۔

انڈین پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 30 واضح طور پر بتاتی ہے کہ نابالغ شراکت دار نہیں بن سکتا، حالانکہ

بالغ شراکت داروں کی رضامندی سے اسے شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا جا سکتا ہے۔کوئی بھی دستاویز جو اس دفعہ سے باہر ہو اسے رجسٹریشن کے مقصد کے لیے درست نہیں سمجھا جا سکتا۔رجسٹریشن صرف ان افراد کے درمیان کسی دستاویز کی دی جا سکتی ہے جو اس کے فریق ہیں اور اس میں طے شدہ معاہدوں پر۔اگر انکم ٹیکس حکام دستاویز کی شرائط کے برعکس بالغوں کے درمیان شراکت داری کو رجسٹر کرتے ہیں،تو ذیلی موقف میں ایک نیا معاہدہ کیا جاتا ہے۔یہ انکم ٹیکس حکام کے لیے کسی دستاویز کو رجسٹر کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے جو اس دستاویز سے مختلف ہو جس پر عمل کیا گیا ہو اور اسے رجسٹر کرنے کے لیے کہا گیا ہو۔

ہوسین کسام دادا بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بنگال،(1937) 5 آئی۔ٹی۔آر 182، ہردت رائے گجاڈ کر رام بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر،(1950) 18 آئی۔ٹی۔آر 106 ، بنکا مول لجارام اینڈ کو بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس،(1953)24 آئی۔ٹی۔آر150 ،منظور شدہ۔

جکادیوایا اینڈ سنز بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر،(1952) 22 آئی۔ٹی۔آر 264 ،نامنظور۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 328 آف 1959

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 34 آف 1955 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 23فروری1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی رخصت کے ذریعے اپیل۔

کے۔این۔راجا گوپالا آئینگر اور ڈی۔گپتا،اپیل کنندہ کیلئے۔

رمیشم ناتھ، ایس۔این۔آندھے، جے۔بی۔دادا چنجی اور پی۔ایل۔ووہرا،مدعا کیلئے۔

یکم/دسمبر عدالت کا فیصلہ کی طرف سے دیا گیا تھا

جسٹس ہدایت اللہ_ کمشنر آف انکم ٹیکس نے یہ اپیل،خصوصی اجازت کے ساتھ،ہائی کورٹ آف بمبئی کے فیصلے اور حکم کے خلاف دائر کی ہے،جس کے ذریعے ہائی کورٹ نے جواب دہندگان، کے حق میں دو سوالوں کے جوابات دیے،میسرز دوارکا داس کھیتان اینڈ کو،بمبئی۔یہ سوالات تھے:

"(1) کیا27 مارچ1946 کے پارٹنرشپ کے آلے نے شراکت کی ڈیڈ بنائی؟

(2)اگر سوال نمبر1 کا جواب اثبات میں ہے،تو کیا یہ حقیقت کہ 1 جنوری 1946 کو کوئی فرم موجود نہیں تھی، ہندوستانی انکم ٹیکس کی دفعہ 26A کے تحت فرم کی رجسٹریشن کی درخواست کے لیے مہلک ثابت ہوگی۔ ایکٹ یا کیا فرم کو26 مارچ1946 سے رجسٹر کیا جا سکتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ فرم اصلی تھی؟

1 جنوری 1945 سے پہلے، دوارکا داس کھیتان اینڈ کمپنی کے نام سے ایک فرم تھی۔ اس تاریخ کو، فرم کا وجود ختم ہو گیا، کیونکہ دوسرے شراکت دار پہلے سے دستبردار ہو چکے تھے، اور یہ دوارکا داس کھیتان کی واحد ملکیت بن گئی۔ 12 فروری 1946 کو، دوارکا داس کھیتان نے ایس۔ کساریا کاٹن ملز، لمٹیڈ کی سیلنگ ایجنسی حاصل کی، 27 مارچ 1946 کو، اس نے 111 اس دن پر عمل درآمد کے ایک آلے کے ذریعے تین دیگر کے ساتھ شراکت داری کی۔ وہ تین دوسرے تھے وشوناتھ پورومول، گووندرام کھیتان اور کانتی لال کا شیر دیو۔ پارٹنرشپ میں دوارکا داس کھیتان کا حصہ روپیہ میں 7 آنا تھا، جبکہ باقی 9 انا حصہ تین دیگر میں برابر تقسیم کیا گیا تھا۔ اگرچہ کانتی لال کا شیر دیو نابالغ تھے، لیکن انہیں ایک مکمل پارٹنر کے طور پر تسلیم کیا گیا تھا نہ کہ صرف شراکت کے فوائد کے لیے، جیسا کہ انڈین پارٹنرشپ ایکٹ کے دفعہ 30 کے تحت ضروری ہے۔ شراکت داری کے آلے پر، کانتی لال کا شیر دیو بھی ایک دستخط کنندہ تھے، حالانکہ ان کے دستخط کے فوراً بعد ایک کا شیر دیو رنگٹا کے دستخط تھے، جو نابالغ کے قدرتی سرپرست تھے۔ انسٹرومنٹ میں کانتی لال کا شیر دیو کو ایک مکمل پارٹنر کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو نہ صرف منافع میں حصہ لینے کا حقدار ہے بلکہ وہ تمام نقصانات بشمول سرمائے کے نقصان کو برداشت کرنے کا بھی ذمہ دار ہے۔ یہ بھی فراہم کیا گیا تھا کہ چاروں شراکت داروں کو کاروبار میں شرکت کرنا ہے، اور اگر رضامندی کی ضرورت ہو تو، نابالغ سمیت تمام شراکت داروں کو تحریری طور پر اپنی رضامندی دینا ہوگی۔ نابالغ کو فرم کے معاملات کا انتظام کرنے کا بھی حق تھا، بشمول اکاؤنٹ کی کتابوں کا معائنہ، اور اسے ووٹ دینے کا حق دیا گیا، اگر ووٹوں کے بارے میں کوئی فیصلہ لینا تھا۔ مختصر یہ کہ بالغ شراکت داروں اور نابالغ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا تھا، اور تمام اغراض و مقاصد کے لیے نابالغ ایک مکمل پارٹنر تھا، حالانکہ شراکت کے قانون کے تحت اسے صرف شراکت کے فوائد میں داخل کیا جا سکتا ہے نہ کہ بطور ایک ساتھی۔

شراکت داری کا ڈیڈ رجسٹرار آف فرمز کے سامنے پیش کیا گیا جس میں چار شراکت داروں کے نام ظاہر کیے گئے تھے۔ رجسٹرار آف فرمز نے ایک رجسٹریشن سرٹیفکیٹ دیا، اور سرٹیفکیٹ میں کانتی لال کا شیر دیو کو ایک مکمل پارٹنر کے طور پر دکھایا گیا تھا نہ کہ صرف شراکت کے فوائد کے حقدار کے طور پر۔ بینکوں کو بھی چار شراکت داروں کے بارے میں مطلع کیا گیا تھا، اور ایسا نہیں لگتا کہ انہیں یہ اطلاع بھیجا گیا تھا کہ نامزد شراکت داروں میں سے ایک نابالغ ہے۔ اگرچہ یہ شراکت داری 27 مارچ 1946 کو وجود میں آئی، لیکن کہا گیا کہ فرم نے 1 جنوری 1946 سے سابقہ طور پر آغاز کیا تھا۔ واضح رہے کہ فرم کا کیلنڈر سال اس کے اکاؤنٹ کا سال ہے، اور ہمارے سامنے معاملہ اکاؤنٹ کا ہے۔ سال، 1946 تشخیصی سال کے مطابق، 48-1947۔

اس سال کے مقاصد کے لیے، انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 26A کے تحت فرم کی رجسٹریشن طلب کی گئی تھی۔ انکم ٹیکس آفیسر نے اس بنیاد پر رجسٹریشن دینے سے انکار کر دیا کہ ایک نابالغ کو قانون کے خلاف پارٹنر کے طور پر داخل کیا گیا تھا، اور یہ کہ اس وجہ سے ڈیڈ کو رجسٹر نہیں کیا جا سکتا۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کو کی گئی اپیل بھی

ناکام ہوگئی، کمشنر کا موقف تھا کہ رجسٹریشن صرف قانونی یا درست دستاویز کی ہوسکتی ہے نہ کہ ایسی دستاویز کی جو قانون میں غلط ہو۔ اس کے بعد ایک اپیل ٹربیونل میں لے جائی گئی، اور یہ دعویٰ کیا گیا کہ دستاویز کو صرف یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ نابالغ کو مکمل پارٹنر کے طور پر نہیں بلکہ شراکت کے فوائد کے لیے داخل کیا گیا تھا۔ اکاؤنٹنٹ ممبر نے موقف اختیار کیا کہ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کا حکم درست تھا، اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلا یہ تھا کہ دستاویز پر جو تعمیرات لگانے کی کوشش کی گئی تھی وہ کھلی نہیں تھی، اور دوسرا یہ کہ چونکہ یکم جنوری 1946 سے کوئی فرم موجود نہ ہونے کے باوجود سابقہ کارروائی فرم کو دی گئی تھی، اس لیے رجسٹریشن نہیں دی جاسکی۔ جوڈیشل ممبر اکاؤنٹنٹ ممبر سے مختلف تھا، جیسا کہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ دستاویز کو محض یہ ظاہر کرنے کے طور پر سمجھا جانا چاہیے کہ نابالغ کو شراکت کے فوائد میں داخل کیا گیا تھا۔ اس کے بعد اپیل صدر کے سامنے رکھی گئی، جس نے اکاؤنٹنٹ ممبر کے اس نتیجے سے اتفاق کیا، جس کے نتیجے میں حکام کی جانب سے دفعہ 26A کے تحت فرم کو رجسٹر کرنے سے انکار کو برقرار رکھا گیا۔

اس کے بعد ہائی کورٹ کے فیصلے کے لیے دو سوالات اُٹھائے گئے۔ ہائی کورٹ نے ٹربیونل سے اختلاف کیا، اور دونوں سوالوں کا جواب دہندہ کے حق میں دیا۔ جہاں تک دوسرے سوال کا تعلق ہے، اب یہ معاملہ بی۔سی مترا اینڈ سنز بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (1959)36 آئی ٹی آر 194) میں اس عدالت کے فیصلے سے طے پا گیا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں پہلے سوال پر ہائی کورٹ کا فیصلہ درست نہیں تھا اور درست جواب دوسرے سوال کو بالکل بھی کھلا نہیں چھوڑتا۔

اس معاملے پر ہائی کورٹس کے درمیان ایک الگ اختلاف ہے۔ بمبئی، مدراس اور پٹنہ ہائی کورٹس نے فیصلہ کیا ہے کہ جہاں بالغ شراکت داروں کے ذریعہ نابالغ کو مکمل پارٹنر کے طور پر داخل کیا جاتا ہے، دستاویز کو اس کی تشریح کرنے کے بعد رجسٹر کیا جاسکتا ہے کہ نابالغ کو شراکت کے فوائد میں داخل کیا گیا ہے نہ کہ مکمل ساتھی کے طور پر۔ کلکتہ، الہ آباد اور پنجاب ہائی کورٹس نے اس کے برعکس موقف اختیار کیا ہے۔ بمبئی کیس وہ ہے جو اپیل کے تحت ہے، اور پٹنہ ہائی کورٹ نے اس فیصلے اور مدراس ہائی کورٹ کے پہلے کے دو فیصلوں کی پیروی کی۔ مدراس ہائی کورٹ کے فیصلے اسی ڈویژنل بنچ کے ہیں، اور اسی دن سنائے گئے تھے۔ جواب دہندگان کی حمایت میں سرکردہ مقدمہ جکا دیوایا اینڈ سنز بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (1) میں درج مدراس کا فیصلہ ہے، اور صرف اسی کیس پر غور کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ وہ تمام وجوہات جن کی بنیاد پر اس طرف کے مقدمات ہیں وہاں دیا جاتا ہے۔ اس معاملے میں، تین شریک تھے، جن میں سے ایک نابالغ تھا۔ انہوں نے ایک ہندو غیر منقسم خاندان بنایا۔ بعد میں، شراکت داری کا ایک عمل انجام دیا گیا جس میں نابالغ کی نمائندگی اس کے سسر نے کی تھی۔ یہ خیال کیا گیا کہ نابالغ کو بطور پارٹنر شامل کرنے کی وجہ سے دو بالغ شراکت داروں کے درمیان ہونے

والی شراکت کو باطل نہیں بنایا گیا، اور یہ سمجھا جانا چاہیے کہ نابالغ کو دو بالغوں کے ذریعے شراکت کے فوائد میں داخل کیا گیا ہے۔ فاضل ججوں نے انکم ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 2(6-B) کی فراہمی کا حوالہ دیا، جہاں یہ فراہم کیا گیا ہے:

"پارٹنر" میں کوئی بھی ایسا شخص شامل ہوتا ہے جو نابالغ ہونے کے ناطے شراکت داری کے فوائد میں داخل ہوا ہو۔" اور مشاہدہ کیا کہ اس تعریف اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ ایک نابالغ کو دفعہ 30 کے تحت شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا جا سکتا ہے، دستاویز غلط نہیں تھی، لیکن اسے نابالغ کو شراکت داری ایکٹ کے ذریعے متعین حقوق دینے کے طور پر پڑھا جانا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی مشاہدہ کیا کہ بہت سخت تعمیرات کو ڈیڈ پر ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے، اور لنڈلی آن پارٹنرشپ، 11 ویں ایڈیشن، صفحہ 87 اور اے۔ خراسانی بمقابلہ سی۔ اچا اور دیگر (2) کا حوالہ دیا، دوسرے معاملات جن کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ ونسنٹ اور دیگر بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (1) اور ساکائی برادرز بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر (2) کا جائزہ لیں۔

دوسری طرف، کلکتہ ہائی کورٹ کا ایک فیصلہ ہے جس کی رپورٹ ہوسن کسام دادا بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بنگال (3) ہے، جس میں جسٹس کوسٹیلو اور پینکر یج نے کہا ہے کہ انکم ٹیکس کی دفعہ 26A کے تحت ٹیکس ایکٹ اور قواعد کے مطابق، انکم ٹیکس آفیسر کو صرف ایک پارٹنرشپ رجسٹر کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جو کہ پارٹنرشپ کے آلے میں بیان کی گئی ہے اور جس کی رجسٹریشن کے لیے کہا گیا ہے۔ لہذا، ماہر ججوں کا خیال ہے کہ یہ محکمہ کے لیے کسی پارٹنرشپ کو رجسٹر کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے جو اس آلے کے ذریعے بنائی گئی ہے۔ ہردت رائے قچا دھررام بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (4) ملک، چیف جسٹس۔ اور جسٹس سیٹھ، کا موقف ہے کہ جہاں ایک نابالغ کو بالغوں کے ساتھ مساوی حقوق اور ذمہ داریوں کے ساتھ مکمل شراکت دار کے طور پر داخل کیا جاتا ہے، وہ عمل باطل ہے۔ اس بات کی نشاندہی کی جاتی ہے کہ اس موضوع پر انگریزی قانون مختلف ہے۔ تاہم، اس صورت میں عمل کو باطل کرنے کی ایک اور وجہ تھی، کیونکہ نابالغ کو کسی دوسرے خاندان میں گود لیا گیا تھا اور اس کا فطری باپ جس نے اس کے ولی کے طور پر اس نامہ اعمال میں دستخط کیے تھے، ایسا نہیں کر سکتے تھے، کیونکہ اس نے اس کے نام کا قدرتی سرپرست ہونا چھوڑ دیا تھا۔ تاہم فیصلہ کمشنر کے معاملے کی حمایت کرتا ہے۔

بنکا مال لجارام اینڈ کمپنی بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (5) میں یہ کہا گیا ہے کہ نابالغ شراکت دار نہیں ہو سکتا، اور جو شراکت داری نابالغ کو مکمل پارٹنر کے طور پر تسلیم کرتی ہے اسے رجسٹر نہیں کیا جا سکتا۔ یہ درست ہے کہ اس معاملے میں ہائی کورٹ نے اس سوال پر غور نہیں کیا کہ کیا شراکت داری کو بالغ شراکت داروں پر مشتمل ایک جائز شراکت داری کے طور پر لیا جانا چاہیے تھا، کیونکہ اس طرح کے کسی سوال کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ تاہم، فیصلہ ایسی دستاویز کے اندراج کے دعوے کے خلاف ہے۔

(1) (1952) 22 I.T.R 285. (2) (1958) 33 I.T.R 40. (3) (1937) 5 I.T.R 182. (4) (1950) 18 I.T.R 106. (5) (1953) 24 I.T.R 150.

ہماری رائے میں کلکتہ کا نظریہ مدراس ہائی کورٹ کے نظریہ سے افضل ہے۔ مدراس کے نقطہ نظر میں غلطی یہ ظاہر کرنے کے لیے تعریف کا استعمال کرنے میں ہے کہ ایک کام جس میں ایک نابالغ کو بطور مجاز پارٹنر بھی شامل ہے درست ہے۔ تعریف کیا کرتی ہے شراکت داروں پر لاگو ہونے والے انکم ٹیکس ایکٹ کی تمام دفعات کو شراکت کے فوائد میں داخل ہونے والے نابالغ پر لاگو کرنا ہے۔ اس تعریف کا مطلب یہ نہیں پڑھا جا سکتا کہ ہر اس معاملے میں جہاں قانون کے برخلاف نابالغ کو مکمل شراکت دار کے طور پر داخل کیا گیا ہو، عمل کو درست مانا جائے گا، کیونکہ قانون کے تحت، نابالغ کو شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ دفعہ 26A کے تحت جو قواعد وضع کیے گئے ہیں وہ بالکل واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ ایک نابالغ جو شراکت داری کے فوائد میں داخل ہے اسے رجسٹریشن کے لیے درخواست پر دستخط کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قانون تمام شراکت داروں سے درخواست پر دستخط کرنے کا تقاضا کرتا ہے، اور اگر تعریف کو انتہائی حد تک لے جایا جائے، تو ایک نابالغ بھی جو شراکت کے فوائد میں داخل ہے ایسی درخواست پر دستخط کرنے کا اہل ہوگا۔ تعریف نابالغ کو ایک ساتھی کے طور پر برتاؤ کر کے اسے مساوی فوائد فراہم کرنے کے لیے بنائی گئی ہے۔ لیکن یہ ایک نابالغ کو ایک قابل اور مکمل پارٹنر نہیں دیتا۔ اس مقصد کے لیے، انکم ٹیکس ایکٹ میں تعریف کے علاوہ، شراکت داری کے قانون پر غور کیا جانا چاہیے۔

انڈین پارٹنرشپ ایکٹ کی دفعہ 30 واضح طور پر بتاتی ہے کہ نابالغ شراکت دار نہیں بن سکتا، حالانکہ بالغ شراکت داروں کی رضامندی سے اسے شراکت داری کے فوائد میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ کوئی بھی دستاویز جو اس دفعہ سے باہر ہو اسے رجسٹریشن کے مقصد کے لیے درست نہیں سمجھا جا سکتا۔ رجسٹریشن صرف ان افراد کے درمیان کسی دستاویز کی دی جا سکتی ہے جو اس کے فریق ہیں اور اس میں طے شدہ معاہدوں پر۔ اگر انکم ٹیکس حکام دستاویز کی شرائط کے برعکس بالغوں کے درمیان شراکت داری کو رجسٹر کرتے ہیں، تو اصل میں ایک نیا معاہدہ کیا جاتا ہے۔ یہ انکم ٹیکس حکام کے لیے کسی دستاویز کو رجسٹر کرنے کے لیے کھلا نہیں ہے جو اس دستاویز سے مختلف ہو جس پر عمل کیا گیا ہو اور اسے رجسٹر کرنے کے لیے کہا گیا ہو۔ ہماری رائے میں مدراس کا نقطہ نظر قبول نہیں کیا جا سکتا۔

اپیل کے تحت فیصلے نے مدراس کے نقطہ نظر کی پیروی کی ہے، اور، ہماری رائے میں، یہ اسی غلطی میں آتا ہے جس میں مدراس ہائی کورٹ پہلے تھا۔ اس لیے پہلے سوال کا جواب محکمہ کے حق میں ہونا چاہیے تھا۔ ہائی کورٹ نے جو جواب دیا وہ خالی ہے، اب سوال کا جواب نفی میں دیا جائے گا۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ دوسرے سوال کا جواب دینے کی ضرورت نہیں، جو پیدا ہی نہ ہو۔

اپیل کی یہاں اور ہائی کورٹ میں لاگت کے ساتھ اجازت ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.04.02 15:40
I attest to the accuracy and
integrity of this document